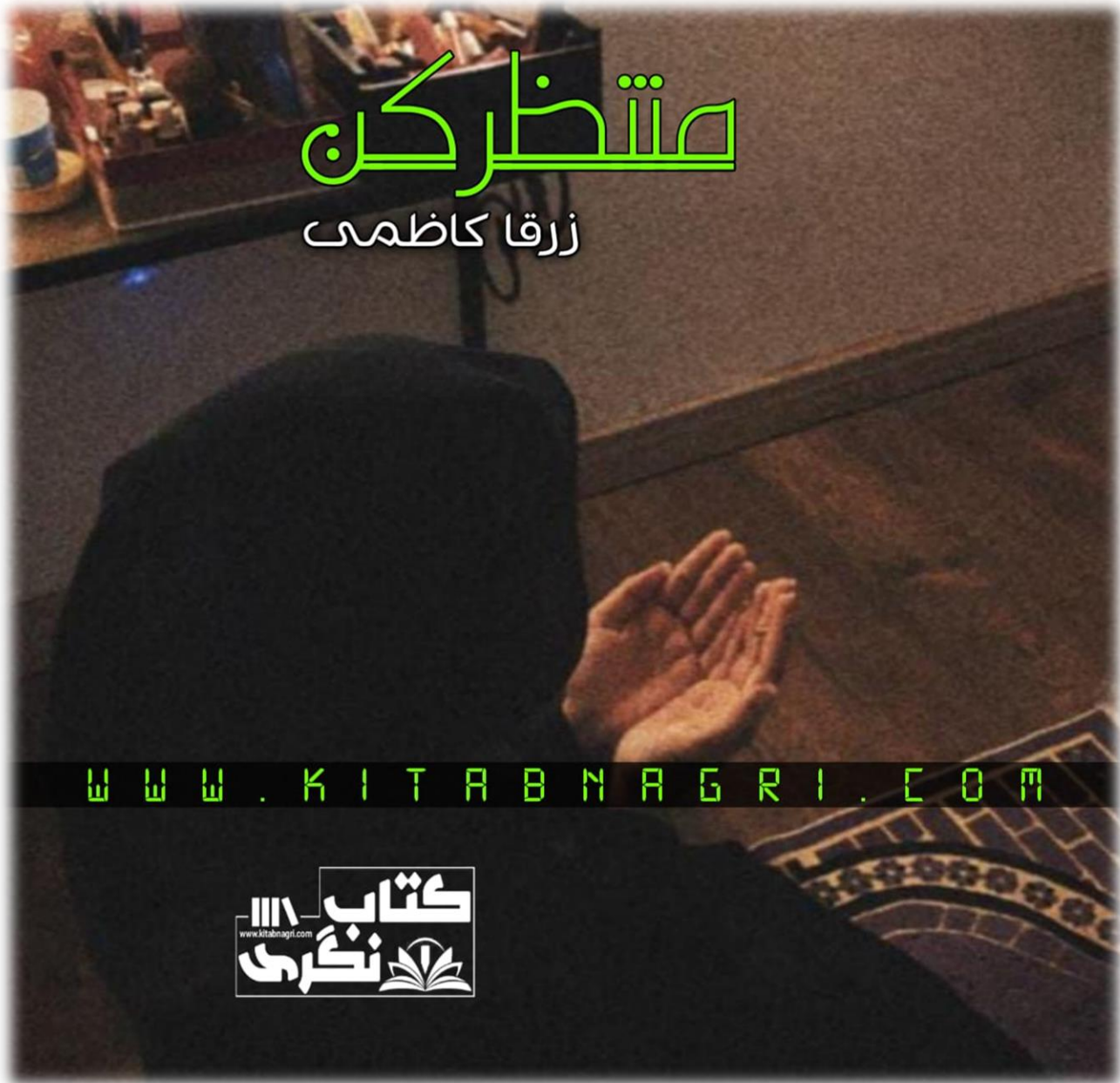


Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

منتظر کن

زر قاکاظمی

Episode : 2

کاٹھ کباڑ سے لبریز یہ جگہ، گویا کسی پرانی، خستہ حال عمارت کی مانند تھی، جہاں وقت نے اپنی گرفت مضبوطی سے جمار کھی تھی۔ دیواروں پر وقت کی گرد جمی ہوئی تھی، اور کمروں میں سناٹا ایسا کہ جیسے برسوں سے کسی آہٹ نے انہیں چھوا ہی نہ ہو۔ اندھیرا اپنی سلطنت قائم کیے ہوئے تھا، اور خاموشی اس کے تاج کی زینت تھی۔ مگر اب، جیسے کائنات نے اپنا رخ بدل دیا ہو۔ روشنی کی ایک جھرمٹ، جو امید کا پیامبر معلوم ہوتی تھی، وہاں پہنچ چکی تھی۔ اندھیرے نے گویا خود ہی اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے ہوں، اور روشنی نے دھیرے دھیرے اپنی جگہ بنانی شروع کر دی۔ یہ روشنی محض روشنی نہ تھی، بلکہ

Posted On Kitab Nagri

ایک نئے عہد کی ابتدا تھی۔ ایک داستان، جو برسوں سے خاموش تھی، اب ایک نئی زندگی کی نوید لے کر لوٹ رہی تھی۔

"تمہیں اس سے بے کار جگہ نہیں ملی؟" شاہراہ نے لڑکے کو تنقیدی انداز میں گھورا، اس کی آنکھوں میں بے زاری اور غصہ تھا۔ وہ اپنی نظریں سکیڑے، پوری جگہ کا جائزہ لے رہا تھا،

"تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ یہ جگہ زاویان کے لیے بہتر ہے؟"

شاہراہ نے لڑکے کو ایک سخت نظر سے گھورا، اس کی نظریں جگہ کے ہر گوشے میں تفتیش کر رہی تھیں۔ دیواروں کی بوسیدگی، زمین پر پھیلی ہوئی دھول، اور ہر طرف بکھری ہوئی بے ترتیبی کو دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل گہرے ہو گئے تھے۔

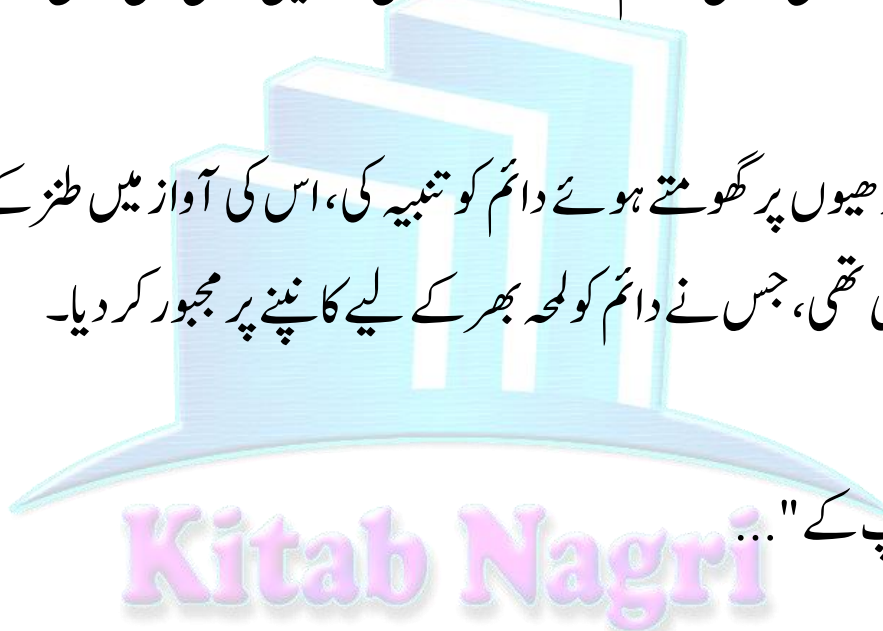
"سر... مجھے لگتا ہے کہ یہ جگہ کام کے لیے بہترین ثابت ہو سکتی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

دائم نے مدھم آواز میں کہا، لیکن اس کے لہجے میں جھجک اور بے یقینی صاف جھلک رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ زاویان حیدر کے قہر کا سامنا کرنا آسان نہیں ہوگا، مگر اس نے اپنی بات پر قائم رہنے کی کوشش کی، گو کہ وہ خود بھی اس جگہ کی حالت کو دیکھ کر مطمئن نہ تھا۔

"اگر زاویان کو ہمارے اس 'کمال' کا علم ہوا تو وہ مجھے نہیں، تمہیں زمین میں دفن کر دے گا! سمجھا؟"

شاہر ان نے اپنی ایڑھیوں پر گھومتے ہوئے دائم کو تنبیہ کی، اس کی آواز میں طنز کے ساتھ ساتھ ایک واضح دھمکی بھی چھپی تھی، جس نے دائم کو لمحہ بھر کے لیے کانپنے پر مجبور کر دیا۔



"لیکن میں نے تو آپ کے..."

وہ کچھ کہنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ ایک ایسی آواز گونجی جس نے اس کے لفظوں کو وہیں روک دیا، جیسے زبان کسی ان دیکھے بوجھ تلے دب گئی ہو۔ وہ آواز، گہرے طنز اور تلخی میں لپٹی ہوئی، کسی بو جھل گھنٹی کی مانند اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔ دائم کے قدم زمین سے جڑ گئے، اور وجود ساکت ہو گیا، جیسے پتھر میں ڈھال دیا گیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ، تو یہ سب میری غیر موجودگی میں ہو رہا تھا؟"

وہ آواز دھیرے دھیرے قریب آتی گئی، اور ہر لفظ کے ساتھ دائم کے دل کی دھڑکن مزید مدھم ہوتی گئی۔

"تم تو اپنی بہن کی شادی میں مصروف تھے، ہے نا؟"

اس نے ہمت کر کے سر اٹھانے کی کوشش کی، مگر اس کی آنکھیں زمین سے جڑی رہیں۔ وہ جان چکا تھا کہ اب اس کے پاس کوئی عذر باقی نہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب وہ ایک ایک قدم گن کر، دھیمے مگر وزنی قدموں کے ساتھ اس کے قریب آ رہا تھا۔ ہر قدم کے ساتھ ہوا جیسے مزید بو جھل ہو رہی تھی، اور عقب سے گونجنے والی آواز کی تلخی میں ذرا بھی کمی نہ آئی۔ دائم، جو خود کو پتھر کا ایک بے جان مجسمہ محسوس کر رہا تھا، اپنی جگہ کھڑا رہا، حرکت کیے بغیر، جیسے کسی نے اسے زمین سے جکڑ دیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اچانک، وہاں کھڑے دوسرے "پتھر"، یعنی مسٹر شاہراں پاشا، نے اپنے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ سجائی۔ وہ شخص جو آ رہا تھا، اسے دیکھتے ہی اس نے اپنی دھڑکنوں کو قابو میں رکھتے ہوئے نہایت اعتماد کے ساتھ سلام کیا، گویا کسی بادشاہ کو خوش آمدید کہہ رہا ہو۔

"وَعَلَيْكُمْ سَلَام۔ سلامتی ہو تم پر، حالانکہ تمہیں اس کی ضرورت نہیں۔"

آواز کی نرمی میں زہر گھلا ہوا تھا، ایک ایسا زہر جو گھونٹ گھونٹ اثر کرتا تھا۔ وہ مسکراہٹ، جو شاید عام آنکھ کو دوستانہ لگتی، دراصل اس تلخی کا حقیقی اظہار تھی جو اس شخص کی شخصیت کا خاصہ تھی۔

اس کی بات اور انداز دونوں نے وہاں کھڑے دونوں وجودوں پر ایک غیر مرئی لرزہ طاری کر دیا۔ دائم اور شاہراں کے لیے اس کی موجودگی صرف ایک انسان کی نہیں، بلکہ ایک فیصلہ کی مانند تھی، جو ان کے اندر تک اتر چکی تھی۔

"تم یہاں؟"

Posted On Kitab Nagri

شاہراں نے خود کو سنبھالتے ہوئے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا، گویا معاملے کی سنگینی کو کمال مہارت سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔

"کیوں؟ یہاں صرف میرا اسٹنٹ آسکتا ہے؟"

آنے والے شخص نے ایک نظر اپنے اسٹنٹ پر ڈالی اور دوسری سامنے کھڑے شاہراں پر۔ اس کے لہجے میں نرمی کے پردے میں لپٹا ہوا طنز چھپا تھا، جو سننے والے کے دل پر سیدھا وار کرتا تھا۔

یہ جملہ سن کر دائم، جو ابھی تک مجسمے کی مانند کھڑا تھا، یکدم حرکت میں آیا۔ اس کی پیشانی پر پسینہ صاف جھلک رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس موقع پر کوئی بات کہنے میں دیر کی، تو معاملہ مزید خراب ہو جائے گا۔

www.kitabnagri.com

"نہیں نہیں سر! ایسا کچھ نہیں ہے، میں تو بس شادی میں ہی مصروف تھا..."

اس نے جلدی جلدی ایک ہی سانس میں وضاحت دی، "شاہراں سر کی کال پر مجھے یہاں آنا پڑا۔"

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس سب کے دوران اس کی نظر شاہراہ سے نہیں ملی۔ وہ بخوبی واقف تھا کہ شاہراہ ان پاشا سے اپنی نظروں ہی سے مفلوج کر دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ دائم کی گھبراہٹ واضح تھی، اور اس کی باتیں کسی معافی کی درخواست جیسی لگ رہی تھیں،

اس نے پہلے اپنے اسٹنٹ پر ایک گہری نظر ڈالی، پھر شاہراہ کی طرف دیکھا، گویا اس کی آنکھیں سوال کر رہی ہوں،

"ایسا کون سا اہم کام تھا کہ تم نے بیچارے کو شادی کی خوشیوں سے نکال کر یہاں کھڑا کر دیا؟"

پھر، اس کی نظر گودام کے کونے میں رکھی اکلوتی کرسی پر جا گئی۔ وہ ایک لمحے کے لیے ٹھہرا، انگلی کو تھوڑی پر رکھتے ہوئے، جیسے کسی اہم فیصلے پر غور کر رہا ہو۔

ہمم..."

وہ مدھم سا بولا، اور اس کی نظروں کی سمت فوراً دائم نے بھانپ لی۔

Posted On Kitab Nagri

بغیر کچھ کہے، دائم نے جلدی سے وہ کرسی صاف کرنا شروع کر دی۔ کرسی کے اوپر دھول کی تہہ موٹی تھی، اور اس کی حالت ایسی تھی کہ کوئی بیٹھنے کا سوچ بھی نہ سکتا۔ لیکن دائم نے جلدی جلدی اسے اتنا صاف کر دیا کہ اب کم از کم اس پر بیٹھا جاسکتا تھا۔

شاہران، جو تمام وقت اس منظر کو دیکھ رہا تھا، اندر ہی اندر کھول رہا تھا۔ اس کی مٹھی بھیچ چکی تھی،

"بیٹھ جاؤ۔"

زاویان کا حکم تھا، اور اس کی آواز میں ایسی سرد مہری تھی کہ شاہران کے دل میں کوئی اعتراض کرنے کی ہمت نہ جاگی۔ وہ حکم نہیں تھا، گویا ایک فیصلہ تھا، جسے بدلنے کا کسی کے پاس اختیار نہ ہو۔

www.kitabnagri.com

"کون؟ میں؟"

شاہران نے آنکھوں میں مصنوعی معصومیت لاتے ہوئے حیرت سے پوچھا، جیسے زاویان کے حکم کا مقصد سمجھنے سے قاصر ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں لگتا ہے کہ مجھے کوئی آنکھوں کا مسئلہ ہے؟ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں اور بات کسی اور سے کر رہا ہوں؟"

زاویان نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا، پھر دھیمے مگر کڑے لہجے میں کہا،
اس کی آواز میں تحقیر کی ایک ایسی تہہ تھی کہ شاہراں کی زبان خود بخود رک گئی۔ وہ جانتا تھا کہ زاویان
سے بحث کا کوئی فائدہ نہیں۔

"لیکن زاویان..."

شاہراں نے ہمت کر کے کچھ کہنے کی کوشش کی، مگر زاویان نے اسے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔

www.kitabnagri.com

"بیٹھو!"

یہ لفظ اس کی بات کے درمیان آیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہران کو معلوم تھا کہ زاویان کا انداز اسے مسلسل چیلنج کرنے کا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جب تک وہ زاویان کے حکم کی تعمیل نہ کرے، زاویان کے چہرے پر وہ تحقیر آمیز اطمینان برقرار رہے گا۔ آخر کار، خود پر قابو پاتے ہوئے، اس نے کرسی پر بیٹھنے کا فیصلہ کر لیا۔ کرسی کی چرچراہٹ خاموش گودام میں ایک تلخ یاد دہانی کی طرح گونجی۔

جیسے ہی شاہران بیٹھا، زاویان کے چہرے پر پہلی بار ایک مسکراہٹ ابھری، اس نے اپنے پیشانی پر گرے بالوں کو ہاتھ کی مدد سے پیچھے کیا اور اپنی نظریں شاہران پر جمادیں۔ زاویان کی بلیک ہائی نیک اور ڈریس پینٹ کی نفاست، اور گرے لونگ کوٹ، جو اس وقت دائم کے ہاتھوں میں تھا، اس کی شخصیت کو مزید جابر بنا رہے تھے۔

"بات کا آغاز چونکہ میں کر رہا ہوں، تو امید ہے کہ اختتام آپ دونوں کی جانب سے ہو گا۔"

زاویان نے نہایت دھیمے اور پرسکون لہجے میں کہا، گویا یہ الفاظ اس کے اختیار کا مظہر تھے۔ وہ آہستہ آہستہ گودام کے ہال میں قدم بہ قدم چکر کاٹ رہا تھا، جیسے ہر گوشے پر اپنی گرفت مضبوط کر رہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی آواز میں اتنا تسلط تھا کہ شاہر ان اور دائم دونوں جان چکے تھے کہ آج زاویان ان سے سب کچھ نکلوا کر ہی دم لے گا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف مختصر نظر ڈالی، اور ایک خاموش اقرار ہوا کہ اب ان کے پاس بچنے کا کوئی راستہ نہیں۔

گودام میں موجود کاٹھ کباڑ بھی اس گھمبیر لمحے کا بوجھ محسوس کر رہا تھا۔ ہر چیز جیسے زاویان کی موجودگی کے زیر اثر ساکت ہو چکی تھی۔ اس کے قدموں کی آہٹ، اس کی دھیمی مگر حاکمانہ آواز، اور ہر حرکت ایک بات واضح کر رہی تھی: زاویان یہاں سچائی کے سوا کچھ نہیں قبول کرے گا۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

پورے گھر کو قمتوں سے سجایا گیا تھا، جیسے ہر کمرہ خوشی کی علامت بن گیا ہو۔ گلی میں معمول سے کہیں زیادہ شور تھا، بچے یہاں سے وہاں دوڑتے ہوئے اپنی آوازوں سے فضا کو بھرے ہوئے تھے۔ ان کے تھہرے اور ہنسی کی آوازیں ہر طرف گونج رہی تھیں، اور یہ منظر ایک خوشی سے بھرپور ماحول کی عکاسی کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

گھر میں قدم رکھتے ہی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ایک نئی دنیا کا آغاز ہو چکا ہو۔ ہر گوشے میں ایک نئی خوشبو تھی، ہر کمرے میں ایک تازہ ہوا کا جھونکا آرہا تھا۔ ہر جگہ ایک ہلچل تھی، ایک بے پناہ جوش تھا، اور سب لوگ تائی جی کے حکم پر مختلف کاموں میں مصروف تھے۔ آج کا دن خاص تھا، کیونکہ تائی جی کا بڑا بیٹا کئی سالوں بعد، اپنی تعلیم مکمل کر کے، بیرون ملک سے واپس آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تب بھی تائی جی نے اتنی دھوم دھام سے اُسے رخصت کیا تھا، چونکہ وہ خاندان کا پہلا بچہ تھا جو بیرون ملک جا رہا تھا، اور اس وجہ سے تائی جی کی شان ہمیشہ خاندان میں بلند رہی تھی۔ اُس وقت بھی انہوں نے اپنے پورے خاندان کو مدعو کیا تھا، اور آج جب اس کی واپسی تھی، گھر میں ایک اور نوعیت کی رونق تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ باہر سے نہیں، بلکہ کسی دوسرے سیارے سے آ رہا ہو۔ ہر گوشہ، ہر کمرہ، اور ہر فرد کے چہرے پر ایک خاص نوعیت کی مسرت چھائی ہوئی تھی، جیسے اس لمحے کا انتظار بہت دنوں سے کیا جا رہا ہو۔

تائی جی نے اپنے بیٹے کو اتنی دھوم دھام سے رخصت کیا تھا، جیسے اس کا سفر نہ صرف ایک فرد کا تھا بلکہ پورے خاندان کی شان کا بھی سوال تھا۔ وہ خاندان کا پہلا بچہ تھا جو بیرون ملک جا رہا تھا، اور اس وجہ سے تائی جی کا مقام ہمیشہ خاندان میں بلند رہا۔ اُس وقت بھی تائی جی نے پورے خاندان کو مدعو کیا تھا، اور آج جب اس کی واپسی تھی، تو گھر میں ایک اور نوعیت کی رونق تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ بیرون ملک سے نہیں، بلکہ کسی دوسرے سیارے سے آ رہا ہو،

"زل!"

Posted On Kitab Nagri

"تایا جان کے کچھ دوست آئے ہیں، ان کے لیے چائے بنادو۔"

ابرش کی نرم آواز نے فضا کو اور بھی خوشگوار بنادیا

وہ گرے رنگ کی لانگ میکسی میں ملبوس تھی، جس پر گلابی رنگ کا کامدار دوپٹہ بڑے اہتمام سے اوڑھ رکھا تھا۔ اس کے انداز میں ایک سادگی تھی، میک اپ کی نام پے نوال نے اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی شیڈ کی لپ سٹک لگائی تھی جو اس پے خوب جب رہی تھی۔

اس کی مسکراہٹ میں وہ ڈمپل نمایاں تھا، جو عریب اور مہرماں کی مسکراہٹ کی طرح اتنا جاذبِ نظر نہیں تھا، مگر پھر بھی دل کو خوشی دے جانے والی ایک خاص بات تھی۔ وہ خوبصورت تھی، اور یہ سب جانتے تھے، مگر اس کی معصومیت اس کی خوبصورتی کو اور زیادہ دلکش بناتی تھی۔ جب وہ بات کرتی، تو اس کے چہرے پر حانم بیگم کی نرم اور دلکش جھلک دکھائی دیتی،

اس وقت اس کے ہاتھوں میں عریب کے کپڑے تھے، جو شاید مہرماہ نے ابھی آرن کیے تھے، اور وہ جلدی سے عریب کی طرف بڑھنے والی تھی،

Posted On Kitab Nagri

لیکن جاتے ہوئے یہ کہنے نہیں بھولی تھی،

"تمہارا بھائی باہر سے آرہا ہے، اور تائی جان نے ہمیں شادی جیسے لباس کیوں پہنائے ہیں؟ کیوں ہمارے گھر میں ہمیشہ دنیا جہاں کے عجیب کام ہوتے ہیں؟" وہ انتہائی ہونی لگ رہی تھی۔

زل جو تائی جان کی دوستوں کے لیے چائے بنانے جارہی تھی، اسکی آواز پے پٹی۔ اور ابرش کی آخری بات پے مسکراہٹ کو چھپانے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اس کے چہرے پر وہ نرمی اور لطافت تھی جو اس کی شخصیت کا حصہ بن چکی تھی۔ پھر وہ نرم قدموں سے کچن کی طرف بڑھ گئی،

سبز رنگ کا کامدار لباس پہن رکھا تھا، جو اس کی ماں کا پسندیدہ رنگ تھا۔ اسی رنگ کا دوپٹہ ایک کندھے پر جھول رہا تھا، اس کے بال نرم لہروں کی طرح کمر تک جھول رہے تھے، جیسے ہوا کی نرم سرسراہٹ میں گم ہو گئے ہوں۔ میک اپ کا انداز ایسا تھا، جو اس کے چہرے کی دلکشی کو مزید بڑھا رہا تھا۔ وہ خوبصورت تھی، مگر ایسی خوبصورتی جو محافل میں نہیں، بلکہ خاموشی میں اپنی حقیقت کو بے نقاب کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک خاموش اور نرم سی جاذبیت تھی، جو تعریفوں کی محتاج نہیں تھی۔ صرف ایک مسکراہٹ، ایک نظر، اور دنیا کو اپنی موجودگی کا احساس دلاتی تھی۔ جیسے ہی وہ کچن کے دروازے تک پہنچی، خالہ نے اسے روکا، اور دل کی گہرائیوں سے دعائیں دینے لگیں،

اور وہ ہلکا سا سر خم کرتی ہوئی مسکراتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

بچوں کا شور اس کے اعصاب پر بوجھ بن چکا تھا، مگر وہ بخوبی جانتی تھی کہ یہ بچے اس کے انھیال کے ہیں، اور اس کے لیے ان سب کا برداشت کرنا ضروری تھا۔ چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے، اس کی نظریں بے تابی سے ادھر ادھر دوڑ رہی تھیں، گویا وہ کسی کی تلاش میں تھی

"کسے ڈھونڈ رہی ہو؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ سوال ایک سرگوشی کی صورت میں آیا،

وہ لمحہ تھا کہ اس کی توجہ کسی اور عالم میں محو تھی، اور چائے کا کپ جیسے اس کے ہاتھوں سے گرنے کو تھا، مگر سامنے کھڑا شخص اتنا محتاط نکلا کہ فوراً ایک قدم پیچھے ہٹ گیا، تاکہ چائے کا ایک بھی قطرہ اس کے لباس پر نہ پڑے۔

Posted On Kitab Nagri

چائے کو سنبھالتے ہوئے، اس نے تندہی سے سامنے کھڑے شخص کو گھورا، جو اس کی نظریں محسوس کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اوپر کر کے ایسے کھڑا ہو گیا جیسے بے گناہی کا اظہار کر رہا ہو، گویا کہہ رہا ہو،
"اب اس میں میری کوئی غلطی نہیں۔"

"مجھ سے دور رہا کرو، غریب، ورنہ کسی دن یہ ہی گرم چائے تمہارے اوپر گرا دوں گی۔"

اس نے ایک ایک لفظ دانتوں تلے چبا کر کہا،

پرپل رنگ کا کامدار جوڑا، جو زمل کے لباس سے ملتا جلتا تھا مگر رنگ میں فرق تھا، ایک دلکش انداز میں اس پر بیٹھ رہا تھا۔ کھنکھریا لے بال، جو آج جوڑے سے آزاد ہو کر کندھوں پر بکھر گئے تھے، دھوپ میں سنہری رنگ کی جھلک دے رہے تھے۔ اس نے صرف اتنا سامیک اپ کیا تھا کہ بھائی آ رہا تھا، ورنہ وہ سارا دن اپنے چہرے پر رنگوں کے لوازمات آزما تے گزار دیتی۔

اس کی آنکھیں ابھی تک عریب کو گھور رہی تھیں، جیسے وہ اسے کسی حال میں معاف نہ کر پاتی۔ دھوپ کی تپش سے، اس کی آنکھیں بار بار چھوٹی ہو جاتی تھیں، مگر وہ پھر بھی اپنی ہر حرکت میں بلا کی کشش کا

Posted On Kitab Nagri

مظاہرہ کر رہی تھی۔ وہ اپنی خوبصورتی سے بخوبی واقف تھی، اور جانتی تھی کہ اس پر کیا ججے گا اور کیا نہیں۔

عرب جو نوفال سے کچھ فاصلے پے کھڑا تھا، اسکی اس حرکت بے اختیار چند قدم آگے بڑھا اور خاموشی سے ان دونوں کے درمیان حائل ہو گیا۔

اس کے ہاتھ میں پکڑا سفید دوپٹہ تھا اس نے دوپٹے کو ذرا سا آگے بڑھایا، یوں کہ سنہری روشنی کی کوئی کرن اس کھنکھریا لے بالوں والی لڑکی کے چہرے تک نہ پہنچ پائے۔ اب دھوپ عرب کی چوڑی کمر پر تھی، اور اس کا سایہ نوفال کے وجود پر پھیل چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ روشنی، جو بے پروا ہو کر ہر شے پر دستک دیتی تھی، آج عرب کے آگے بے بس ہو گئی تھی۔ وہ اپنی تمازت کے ساتھ اس دیوار کو توڑنا چاہتی تھی، مگر عرب کے کسرتی وجود نے اسے روک رکھا تھا۔ وہ بے چینی سے اس کے کندھوں کے پیچھے سے جھانکنے کی کوشش کر رہی تھی، نوفال تک پہنچنے کے لیے بے تاب تھی، مگر ناکام رہی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ منظر شاید عام آنکھوں کو نظر نہ آتا، مگر جو دیکھ سکتا، وہ جان لیتا کہ یہ محض دھوپ اور سائے کی جنگ نہیں تھی۔۔۔ یہ کسی کے تحفظ کی خاموش گواہی تھی۔

"یہ کیا ہے؟"

نوفال کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔ وہ الجھن میں عریب کو دیکھ رہی تھی، جو ہاتھ میں سفید دوپٹہ تھامے کھڑا تھا۔ اس کی نگاہیں سوالیہ تھیں،

عریب نے ایک لمحے کو اسے دیکھا، پھر ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیل گئی، وہی بے ساختہ، بھرپور مسکراہٹ، جو اکثر نوفال کو الجھن میں ڈال دیتی تھی۔

"جس نوفال کو میں جانتا ہوں،" وہ دھیمے لہجے میں بولا، "اللہ نے اسے ماشاء اللہ بہت زیادہ دیکھنے کی صلاحیت بخشی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

اسی دوران، صحن میں دوڑتے بھاگتے بچے ٹھٹھک کر رک گئے۔ وہ چند لمحے خاموشی سے دونوں کو دیکھتے رہے، جیسے کسی غیر مرئی کشش نے انہیں روک لیا ہو۔ ان کی آنکھوں میں حیرانی تھی، جیسے وہ کسی ایسی چیز کا مشاہدہ کر رہے ہوں جو روزمرہ کی دنیا میں عام نہیں ہوتی۔ مگر پھر وہی لمحہ گزر گیا، اور وہ ہنستے، چہکتے، بھاگتے ہوئے اپنی چھوٹی سی دنیا میں واپس چلے گئے، مگر شاید اس مختصر ٹھہراؤ میں بھی کوئی راز پوشیدہ تھا، کوئی ایسا لمحہ، جسے وہ مکمل طور پر سمجھ نہیں سکتے تھے، مگر محسوس ضرور کر سکتے تھے۔

اسکی کی پیشانی پر شکنیں مزید گہری ہو گئیں۔ غصہ اور حیرانی اس کے چہرے پر ایک ساتھ ابھرے، مگر وہ خود کو قابو میں رکھتے ہوئے تیزی سے پلٹ گئی۔

مگر جیسے ہی اس نے پہلا قدم بڑھایا، عریب کی آواز نے اس کے بڑھتے قدموں کو جکڑ لیا۔

www.kitabnagri.com

"یہ دوپٹہ ماما کا ہے، انہیں دے دینا۔"

آواز اس کے کانوں میں گونجی، جیسے کسی گمشدہ خیال نے اچانک واپسی کی راہ پکڑ لی ہو۔ وہ ٹھٹھک گئی، قدم جم گئے، مگر وہ پلٹی نہیں۔ کچھ لمحے وہیں کھڑی رہی، جیسے کوئی نادیدہ کشمکش اسے جکڑ رہی ہو۔ پھر

Posted On Kitab Nagri

اچانک، ذہن کے پردے پر ایک اور یاد ابھری، وہی سفید دوپٹہ، جو عریب نے چند دن پہلے اسے دیا تھا۔

یہ ویسا نہیں تھا... نہ اس کا رنگ ویسا تھا، نہ اس کی ساخت۔ ہر لحاظ سے مختلف۔

"یہ دوپٹہ... "اس نے دل ہی دل میں سوچا، "یہ اس دوپٹے سے الگ ہے، ہر طرح سے مختلف۔"

اس نے خود کو جھٹکا دیا۔ وہ یہاں کھڑے ہو کر کچھ محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی، کچھ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔ فوراً نکل جانا ہی بہتر تھا۔ مگر یاد آیا، چچی کے لیے دوپٹہ لے کر جانا تھا۔ ایک گہری سانس لی، خود کو سنبھالا اور عریب کی طرف دیکھے بغیر دوپٹہ پکڑا، اور تیز قدموں سے آگے بڑھ گئی۔

www.kitabnagri.com

"اسے اوڑھ لینا۔"

Posted On Kitab Nagri

عریب کی آواز ایک بار پھر اس کے پیچھے گونجی۔ مختصر، سادہ، مگر کہیں اندر گہرائی میں اترتی ہوئی۔ وہ رکا نہیں، کچھ اور وضاحت بھی نہیں دی، بس کہہ کر چلا گیا۔

نوفال کے قدم ایک لمحے کو ڈمگائے، مگر وہ پلٹی نہیں۔ بس چلتی گئی، دل میں ایک عجیب سی الجھن باقی رہ گئی، ایسی الجھن، جس کا حل شاید وقت ہی دے سکتا تھا۔

شاخ پے بیٹھا وہ عمر رسیدہ پرندہ، جو ہمیشہ کی طرح دونوں پر نظر رکھے ہوئے تھا، ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ ایک غصے میں تھا، اور دوسرا مسکراہٹ کے ساتھ۔ پرندے نے خاموشی سے دونوں کے رشتہ کی حقیقت کو سمجھا اور دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں، اور جیسے وہ ہمیشہ نوفال اور دھوپ کے درمیان ڈھال بنے گا، ویسے ہی نوفال ہمیشہ عریب کی باتوں سے چڑھتی رہے گی۔

Posted On Kitab Nagri

آج وہ خوش تھا، لیکن خوشی کے باوجود سکون کی تلاش میں تھا۔ اس لیے، وہ واپس اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا، وہی گھر، جسے کچھ عرصہ پہلے نوفال اور عریب نے مل کر تعمیر کیا تھا، ایک ایسا پناہ گاہ، جہاں خوشی اور غم کے پیچیدہ رشتہ اپنی جگہ بنائے ہوئے تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے بے قابو ہوتے دل پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا، جیسے دھڑکنوں کو تھامنے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔
لبے لبے سانس لے کر خود کو سنبھالنا چاہتا تھا، مگر اندر کوئی بے چینی تھی جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی
تھی۔ اور پھر... وہ سوال، جو اس کے دماغ میں گونجا، جس کا جواب اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔

"کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے؟"

وہ اپنے خیالات کی گہری گلیوں میں تنہا کھڑا تھا۔ یہ کیا ہو رہا تھا؟ کیوں ہو رہا تھا؟ وہ تو ایسا نہیں تھا، کبھی
کسی کی موجودگی نے اسے یوں بے بس نہیں کیا تھا، پھر وہ... وہ کیسے اس کے سامنے آکر سب بدل دیتی
تھی؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دنیا کے سارے رنگ، جو روزمرہ کی زندگی میں عام سے لگتے تھے، اس پر آکر ٹھہر کیوں جاتے تھے؟
آج جو رنگ اس نے پہنا تھا، وہی رنگ اس نے آفس میں بھی کسی ورکر پر دیکھا تھا، چند دن پہلے کسی اور
نے بھی پہنا تھا، مگر اس میں کچھ مختلف تھا۔ آخر وہ رنگ اسے خاص بنا رہے تھے، یا وہ خود ان رنگوں
میں جاذبیت گھول دیتی تھی؟

Posted On Kitab Nagri

فیصلہ کرنا مشکل تھا۔

وہ بے چینی سے دل پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا، سفید قمیض شلوار میں، نفاست سے سیٹ کیے ہوئے بال، نگاہیں کسی ایک نقطے پر مرکوز... وہ حسین تھا، مگر اسے کبھی فرق نہیں پڑا تھا۔ محلے کی لڑکیوں کی چور نظروں اور سرگوشیوں میں ہمیشہ اس کی شخصیت کا ذکر ہوتا، مگر وہ لاپرواہ سا گزر جاتا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ اس کی خاموشی، اس کی نگاہوں کا جادو تھا جو اسے توجہ کا مرکز بناتا تھا، مگر وہ خود بھی نہیں بتا سکتا تھا کہ آج، اس لمحے، وہ خود کس جادو کی گرفت میں تھا۔

جیسے ہی وہ آگے بڑھا، محلے کی لڑکیاں ہلکی سرگوشیوں کے ساتھ گھر میں داخل ہو گئیں۔ اور وہ... وہ بے بس سا، بے چین سا، خود سے الجھتا ہوا، گھر سے باہر نکل گیا۔

مہرماہ کہاں ہے چچی؟

Posted On Kitab Nagri

وہ کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھیں، اور جیسے ہی نوفال نے دروازے کے قریب قدم رکھا، حانم بیگم مسکرا کر اس کی طرف مڑیں۔

"وہ اپنے کمرے میں ہوگی، کہہ رہی تھی کہ سر میں تھوڑا درد ہے، یہ جاتے ہوئے چائے لیتی جانا۔"

نوفال نے سر ہلایا اور چائے لینے کے لیے ملازمہ کے پاس بڑھی۔ اس سے پہلے کہ وہ چائے پکڑ کر واپس مڑتی، اچانک ایک پتھر جیسے وجود سے ٹکرا گئی۔ اس کے قدم رکے، اور چائے اس بار بھی گرنے سے بچ گئی۔ وہ کچھ پل کے لیے ٹھہری،

"کیا ہے؟"

نوفال کھری کھری سنانے کے موڈ میں تھی، مگر اس بار اسے ایک دم بریک لگی۔ سامنے جو شخص کھڑا تھا، وہ عریب نہیں بلکہ ماہ پارہ پھوپھو کا بیٹا، متین سراج تھا۔

متین سراج، جس کے نین نقش بالکل اپنی ماں جیسے تھے، اس وقت خوبصورتی کا ایک زندہ نمونہ بنا اسکے سامنے کھڑا تھا۔ وہ نوفال کو ہیزل آنکھیں چھوٹی کیے دیکھ رہا اور اسے یہ عمل کرنے کے لیے تھوڑا

Posted On Kitab Nagri

سر کو جھکانا پڑا۔ نوفال کا قد چھوٹا نہیں تھا، مگر سامنے کھڑا یہ نمونہ جیسے ایک کھمبے کی طرح تھا، یہ پہلا خیال تھا جو ہمیشہ نوفال کو اسے دیکھ کر آتا تھا۔

نوفال نے کچھ کہنے سے پہلے ہی سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھا دیے، جیسے وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی لمبی بات چیت ہو۔ متین نے اپنی ممانی کو دیکھا اور پھر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی نوفال کو۔

حانم بیگم نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپائی اور کندھے اچکائے۔

"مامی ماں، یہ لڑکی اتنی عجیب کیوں ہے؟"

متین نے کچن میں آکر سوال کیا اور پھر وہاں رکھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملازمہ نے فریج سے تازہ جوس گلاس میں ڈالا اور اس کی طرف بڑھایا۔ متین نے مسکرا کر گلاس تھاما، مگر اس کی نظر حانم بیگم کے چہرے پر تھی۔

"عجیب نہیں ہے، بہت اچھی بچی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

حانم بیگم نے نرمی سے کہا، بریانی کو دم لگا کر، انہوں نے متین کو ساتھ چلنے کا کہا اور کچن سے باہر نکل آئیں۔ باقی کا کام ملازمہ نے خود ہی کرنا تھا۔ متین بھی ان کے پیچھے چل دیا۔

"میں ذرا ماہ پارہ سے مل کر آتی ہوں، تم اوپر ہی چلے جاؤ، مہرو بھی اوپر ہے۔"

انکا لہجہ کی نرمی پتھر دلوں کو موم کرتی تھی۔ اور پھر ٹی وی لاؤنج کی طرف بڑھ گئیں۔ متین ان کی باتوں پر تھوڑی دیر توقف کرتا، پھر کچھ سوچتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا،

،

"مہرو، یہ چائے..."

مہرو جو ابھی ابھی اپنا لباس تبدیل کر کے واش روم سے نکلی تھی، اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے چائے کا کپ لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی، اور وہ بھی سامنے رکھے صوفے پر براجمان ہو گئی۔

چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے، مہرو نے اپنے لمبے، گھنے بالوں کو بڑے سلیقے سے سمیٹا اور جوڑے کی شکل دی۔ گلابی رنگ کا سادہ سا قمیض شلوار پہنے، دوپٹہ جو ایک کندھے پر تھا، وہ جوڑے کے بعد اسے سر پر اوڑھ کر سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میک اپ کے نام پر صرف ہلکے شیڈ میں لپ اسٹک

Posted On Kitab Nagri

لگائے، وہ ایک حسن کا شاہکار لگ رہی تھی۔ ایسا حسن جو نہ صرف آنکھوں کو خیرہ کر دے، بلکہ دل میں ایک عجیب سی گونج بھی پیدا کرے۔ گھنی پلکوں کی جھال جو اس کی سنہری آنکھوں پر گری ہوئی تھی، گال جو سردی کے اثر سے بنا کسی بلش کے گلابی رہتے، ہونٹ جن کی تراش خراش سے بنانے والے کی مہارت کا اندازہ ہوتا تھا، وہ حسین نہیں بلکہ حسین ترین تھی۔

ملائم ہاتھوں پر روشن لگاتے ہوئے، وہ سامنے بیٹھی لڑکی کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی، لیکن ناکام رہی۔



www.kitabnagri.com

"کیا ہوا تمہیں؟ عریب بھائی سے بحث ہوئی؟"

سوال آیا، جیسے کوئی بڑی کہانی سننے کو تیار ہو۔

"ہار مانتے ہوئے یہی فیصلہ کر پائی، چونکہ عریب بھائی کی وجہ سے نوفال کا پارہ ہائی ہونا تو جیسے ان کا معمول بن چکا ہے!" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں، اس غریب نے کیا کہنا تھا؟" عریب سے ٹکراؤ یاد کر کے اس نے آنکھوں سے جھٹک دیا، پھر سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا،

"تمہیں نہیں لگتا، متین تھوڑا عجیب ہے؟"
لہجہ انو یسٹیکیشن جیسا تھا۔

متین کا نام سن کر مہرماہ دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔ وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی نوفال کی آواز نے اسے خاموش کروا دیا۔

"کھمبا کہیں کا! ہمیشہ اپنے قد کی نمائش کرنے یہاں آ جاتا ہے، مجھے تو ایک آنکھ نہیں بھاتا یہ انسان، رہی سہی کسر اس کی وہ ہیزل آنکھیں پوری کر دیتی ہیں!"

وہ مہرماہ کے چہرے کے بدلتے زاویوں کو سرے سے نظر انداز کرتی، اپنی دھن میں بولے جارہی تھی۔ اب کسی کی کھنکھارنے اس کی بات روک لی، اور رکی بھی نہیں۔ بلکہ جیسے پتھر بن گئی۔

Posted On Kitab Nagri

چونکہ صوفہ دیوار کے ساتھ لگا تھا اور سامنے کی گلاس ونڈو پر پردے بھی آوازاں تھے، اس لیے وہ آنے والے سے بے خبر تھی۔ آنے والا بھی دروازے سے تھوڑا پیچھے کھڑا تھا، اور کچھ لمحوں میں کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔ اس کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی، مہرماہ نے فوراً اپنا دوپٹہ اور آگے سرکایا، جواب اسے بخوبی ڈھک چکا تھا۔

"اہمم، ہممم..."

اس کی آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجی، وہ اب کمرے کے وسط میں کھڑا تھا۔ نگاہیں باری باری دونوں کی طرف اٹھیں، اور مہرماہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی، جبکہ نوافل کی پتھر کی مانند حالت میں کوئی تبدیلی نہ آئی،

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ آہستہ قدموں کے ساتھ بڑھا اور بیڈ پر بیٹھ گیا، نگاہوں سے کمرے کے ہر کونے کا جائزہ لیا۔

"ہمم، انٹر سٹنگ..."

Posted On Kitab Nagri

اس کی آواز میں ایک گہری دلچسپی تھی۔

کمرہ پہلے کی نسبت بدل چکا تھا۔ بلیک پردے جو گلاس ونڈو کو ڈھانپے ہوئے تھے، اسی رنگ سے ملتا جلتا کلیں جس میں سرمئی رنگ کا امتزاج تھا، اور جس بیڈ پر وہ بیٹھا تھا، وہ بھی ان ہی دو رنگوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ سامنے موجود صوفہ کچھ مختلف رنگ کا تھا، شاید کمرے میں وہ واحد شے تھی جو رنگوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ دیواروں پر چھوٹی چھوٹی پینٹنگز لگی تھیں، جو کمرے کو ایک الگ ہی منظر دے رہی تھیں۔

وہ کچھ پل خاموشی سے یہ سب دیکھتا رہا، جیسے ان چیزوں کا مقصد سمجھنا چاہ رہا ہو۔ نوفال اور مہرماہ دونوں خاموشی سے اس کی جائزہ لیتی نظروں کا سامنا کر رہی تھیں،

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مس نوفال اب بھی بھاگنے کا ارادہ ہے؟

آنکھوں میں شرارت لیے، وہ مہرماہ کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ مہرماہ بے دلی سے صوفے پر بیٹھا، دل میں یہ سوچتے ہوئے کہ اب اگر وہ یہاں سے جائے گی تو شاید ادب کے خلاف سمجھا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ بلی ہیں؟"

مہرماہ نے ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا، پھر متین کو دیکھا، جو اس سوال سے ہکا بکا ہو چکا تھا۔ وہ بے یقینی سے نوافل کو دیکھ رہا تھا "یہ سوال سچ میں پوچھا گیا ہے؟ یا سننے میں غلطی ہوئی ہے؟"

نہیں"

یک لفظی کہا گیا۔

"تو پھر بلیوں کی طرح دے قدموں سے آنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ سیدھی طرح انسانوں کی طرح بھی تو چل کر آسکتے تھے نا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے یہ الفاظ اس انداز میں ادا کیے جیسے ایک دھاری دار تلوار سے دشمن کو بیچ میدان میں شکست دے دی ہو۔ سامنے والے کی حیرت اور استعجاب کا کوئی اثر اس پر نہ تھا،

Posted On Kitab Nagri

مہرماہ، جو ان کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش میں سرگرداں تھی، اس کی بات سنتے ہی اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئی۔ "یہ لڑکی ہے یا کوئی معما؟"

"مس نوفال؟ سیریئسلی؟"

تاکہ آپ کو میرے قدموں کی آواز آتی اور آپ جو قصیدے میری تعریف میں پڑھ رہی تھیں، وہ کسی اور وقت پر ڈال دیتی؟" اس نے ایک آبرو اٹھا کر سامنے بیٹھی لڑکی کی عقل پر ماتم کیا۔

اب وہ طے کر چکا تھا کہ اس سے بحث کرنا ناممکن تھا۔ وہ مہرماہ جیسی نہیں تھی، یا شاید مہرماہ جیسا کوئی نہیں تھا۔ وہ بس خاموشی سے یہ سوچ کر رہ گیا، کہ کچھ لوگ سچ میں اپنی نوعیت کے ہوتے ہیں، اور وہ کبھی نہیں بدل سکتے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اٹھا اور بنا کچھ کہے کمرے سے انھی دے قدموں سے نکل گیا۔ وہ جو اس کے آنے پہ سانس روکے، کچھ بھی بولے جارہی تھی، اب ایک لمبا سانس خارج کرتے ہوئے مہرماہ کی طرف پلٹی۔ مگر دھڑکنوں کی رفتار میں کوئی کمی نہ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیا بول رہی تھی؟"

وہ مہرماہ سے زیادہ خود سے سوال کر رہی تھی، جیسے اس کی اپنی باتوں کا مفہوم خود بھی اس کے لیے ایک معمہ بن چکا ہو۔

"تمہیں نہیں یاد؟"

اس نے نوافل کے سوال پر سوال کیا، جیسے خود کو یاد دلانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"بتاؤ؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پاؤں اوپر کرتے ہوئے، وہ کامدار جوڑے کی پرواہ کیے بنا، اب مہرماہ کو جواب طلب نظریں لیے دیکھ رہی تھی،

"کچھ نہیں، تم نے بس دی متین سراج، جو جانے مانے بزنس مین ہیں، انہیں بلی کہہ دیا۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ کندھے اچکاتے ہوئے اس کے پاس سے شرارتی لہجے میں کہتے ہوئے اٹھی، اور اس کا رخ اپنی ٹیبل پر رکھی ٹھنڈی چائے کی جانب تھا، جو ناچاہتے ہوئے بھی اسے پینی تھی۔ وہ ان تمام فکروں اور الجھنوں میں اپنا سر درد بھلائے بیٹھی تھی، جیسے چائے کے ایک گھونٹ میں سکون کی کوئی تلاش ہو۔

"نہیں! او میرے خدا!"

وہ اچانک چونک کر بولی، "مجھے اپنی زبان کاٹ دینی چاہیے تھی! میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا، پتہ نہیں کیسے وہ الفاظ زبان سے نکل گئے!" اس کے بعد وہ کمرے میں دائیں سے بائیں چکر کاٹنے لگی، جیسے اس کی زبان نے بے اختیار کسی گناہ کا ارتکاب کر لیا ہو۔

"میرا بھی یہی خیال ہے، اور یقیناً عرب بھائی کا بھی۔ نہ زبان ہوگی نہ اتنی چلے گی!"

مہرماہ مسکراہٹ چھپانے میں ناکام رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک توپلیز، اس غریب کا نام ابھی مت لو! یہی اس کی غلطی ہے!"

وہ ہاتھوں کو باہم ملاتی ہوئی، ابھی تک چکر کاٹ رہی تھی،

"نوفال، عریب کہنے میں تمہیں کیا مسئلہ درپیش آتا ہے؟"

مہرماہ نے بے ساختہ کہا، "بہن کو اپنے بھائی کا نام اس طرح سے سننا پھر سے ناگوار گزرا۔"

"پلیزی یہ اپنا بھائی نامہ ابھی مت شروع کرنا!"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے درخواست کی،۔

"اوکے!"

Posted On Kitab Nagri

مہرماہ نے ہارمانی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ ایک آخری نگاہ خود پر ڈال کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی، لیکن نوفال کا ہاتھ تھام کر۔ یہ ایک ایسا عمل تھا، جو مہرماہ اور نوفال کے درمیان تقدیر نے گویا فرض کر دیا تھا۔ ہمیشہ، جب بھی نوفال مشکلات میں گھری ہوتی، مہرماہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اس مصیبت سے نکال لیتی۔

اور اس عمل پر، تقدیر نے بھی دونوں پر رشک کیا، مگر اس رشک میں ایک عجیب سی اداسی کا عنصر بھی تھا۔ جیسے خوشی اور غم کا ایک پیچیدہ رشتہ ہو،

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کمرے میں قدم رکھتے ہی وہ ایک لمحے کے لیے ٹھٹھک گئی۔ سامنے، وہ اونڈھے منہ بستر پر لیٹا تھا۔ کمبل، جو وہ ہمیشہ بامشکل ہی اوڑھتا تھا، آج بھی بیڈ سے تھوڑا فاصلے پر زمین پر پڑا تھا۔ کمرے کی فضا میں ایک عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دیواروں پر لگا بلیک پینٹ، اس پر چسپاں بلیک والپیپر، اور زمین پر بچھا ہوا گہرا سیاہ کارپٹ — یہ سب مل کر ایک سرد، پراسرار ماحول بنا رہے تھے۔

یہ کمرہ، جو شاید کسی اور کے لیے گہرا اور دبیز محسوس ہوتا، اس کے رہائشی کے لیے سکون کا مرکز تھا۔ ہر چیز بلیک، ہر رنگ سے آزاد، جیسے زندگی کی ہر پیچیدگی کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی گئی ہو۔ مگر ان سب میں، وہ لیمپس جو کمرے کے گوشوں میں دھیرے دھیرے چمک رہے تھے، ایک خوابناک منظر پیش کر رہے تھے۔ ان کی نرم روشنی نے اس تاریکی میں کسی امید کی جھلک جیسے پیدا کر دی ہو۔ یہ کمرہ، اپنے رہائشی کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہوا، دنیا سے کٹ کر کسی الگ ہی داستان کا حصہ لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کھڑکی کے پردے ہٹتے ہی تیز روشنی سیدھی اس کے چہرے پر آپڑی۔ وہ جھنجھلا کر کروٹ بدلتے ہوئے کسمسایا، جیسے اس بے وقت مداخلت پر احتجاج کر رہا ہو۔

"ماں، پلیز!" آواز میں بیزاریت اور غصے کی ہلکی آمیزش تھی۔ آنکھیں کھولنے کی کوشش کی، مگر روشنی نے مزید جھلا دیا۔ چہرہ جھٹکے سے دوسری طرف موڑ لیا، جہاں دیوار کے ساتھ بلیک کاؤچ رکھا ہوا تھا۔ "یہ روشنی نہ ہو تو کیا قیامت آجائے گی؟" دل ہی دل میں بڑبڑاتے ہوئے اس نے کروٹ لے کر دوبارہ نیند میں جانے کی ناکام کوشش کی۔

"کب تک سونے کا ارادہ ہے؟" وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے بیڈ کے قریب آئیں اور اپنے بیڈ کے پاس بیٹھ گئیں۔ ان کے چہرے پر شفقت بھری مسکراہٹ تھی۔ انہوں نے آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ اچانک بیڈ پر لیٹا وہ شخص ایک جھٹکے سے ان کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت بلیک انڈر شرٹ اور اسی رنگ کے ٹراؤزر میں ملبوس تھا۔ اس کے کسرتی بازو شرٹ سے جھانک رہے تھے، اور نیلی آنکھوں میں نیند کا خمار واضح طور پر جھلک رہا تھا۔ وہ بیزاری سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا، جیسے ان کی اچانک موجودگی کا مقصد جاننا چاہ رہا ہو۔

ان کا بیٹا یوں ایک پل میں اٹھ بیٹھا تو وہ ہڑبڑا گئیں، لیکن فوراً سنبھل کر مسکرا دیں۔

"اسیر، تمہارے بابا تم سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔"

انہوں نے نرمی سے بات کا آغاز کیا، لہجے میں احتیاط جھلک رہا تھا، جیسے ہر لفظ کو توڑ توڑ کر سوچا ہو۔

سامنے بیٹھے شخص نے ان کی بات کو گویا سنا ہی نہ ہو۔ وہ خاموشی سے اپنے پاؤں بیڈ کے پاس رکھی چپل میں ڈالنے لگا۔ روشنی اس کے چوڑے اور کسرتی کندھوں تک آ کر رک گئی تھی، جیسے اس کی موجودگی کے آگے بے بس ہو۔ پیشانی پر بکھرے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے، اس نے سر کے اشارے سے ماں کو باہر جانے کا کہہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

نبلی آنکھیں ماں پر مرکوز تھیں، مگر ان میں کوئی تاثر نہیں تھا۔ نہ محبت کی گرمی اور نہ ہی نفرت کی تلخی۔ وہ نظریں خالی تھیں، جیسے کوئی بند دروازہ ہو، جسے کھٹکھٹانے کی کوشش بیکار ہو۔

"اسیر

ہاتھ سے گیا وقت کبھی واپس نہیں آتا۔ میں آج پاس ہوں، اس لیے شاید تمہیں میری کمی محسوس نہ ہو، لیکن جب میں نہیں ہوں گی... تب تم ڈھونڈو گے۔"

ان کے لہجے میں ایسا درد تھا جو دل چیر دے۔ ہر لفظ میں چھپی التجا اور شکایت سنائی دے رہی تھی۔

وہ بیڈ سے اٹھیں۔ قدموں میں تھکن تھی، لیکن دل کا بوجھ ان قدموں سے کہیں زیادہ بھاری تھا۔ وہ اسیر کے قریب سے گزریں اسے ایک نظر دیکھا، مگر اس کے چہرے پر بے تاثر نبلی آنکھیں اور بے حس خاموشی نے انہیں اور بھی زخمی کر دیا۔

جاتے ہوئے ان کے لبوں پر ایک مسکراہٹ تھی، مگر وہ مسکراہٹ ایک ماں کی شکایت، محبت، اور گہرے درد سے لبریز تھی۔ ان کی آنکھیں نم تھیں، اور ان میں وہ سارے سوال تھے جو شاید وہ پوچھنا چاہتی تھیں لیکن کبھی لفظوں میں نہ ڈھال سکیں۔

Posted On Kitab Nagri

دروازے کی دہلیز پار کرتے ہوئے وہ ایک پل کور کی بھی نہیں، لیکن ان کی موجودگی کا بوجھ کمرے میں رہ گیا۔ وہ مسکراہٹ، وہ نم آنکھیں، اور وہ زخمی الفاظ، جیسے دیواروں سے ٹکرا کر خاموشی کو مزید بوجھل کر رہے تھے۔

وہ کمرے سے جا چکی تھیں، اور جیسے ہی ان کے قدموں کی آواز مدھم پڑی، اس کمرے میں کھڑا انسان کسی طرح اپنے آپ کو ٹوٹنے سے روک رکھا۔ نیلی آنکھیں، جو کچھ دیر پہلے بے تاثر اور سرد تھیں، اب درد کی گہرائی میں ڈوب چکی تھیں۔ مگر وہ اسیر پاشا تھا، جو دوسروں کو دکھ دینے میں ماہر تھا، مگر کبھی خود اس نے درد کو محسوس نہیں کیا تھا۔

وہ نیند کے انتظار میں آنکھیں موندنا چاہتا تھا، لیکن اب نیند جیسے اس سے کھیل رہی تھی۔ اس کا رخ کمرے کے کونے میں موجود وارڈروب کی طرف تھا، جس سے دنیا کے مختلف رنگ کو سوں دور تھے "اسیر پاشا"...

www.kitabnagri.com

اس نے زیر لب کہا، جیسے اس نام میں کوئی نئی حقیقت چھپی ہو، یا شاید وہ اپنے اندر کے درد سے نمٹنے کے لیے خود کو یہ الفاظ دہرا رہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھنڈی ہوا کی سرگوشیاں، اندھیرے کا پراسرار سایہ، اور دور سے گونجتی عجیب و غریب آوازیں ماحول کو کسی پراسرار کہانی کا حصہ بنا رہی تھیں۔ اس اجنبی راستے پر اس کی گاڑی کا اچانک خراب ہو جانا ایک غیر معمولی اتفاق نہیں لگ رہا تھا، بلکہ یہ کسی گہری سازش کی بودے رہا تھا۔

مگر وہ سازشوں سے بے نیاز تھا۔ اسے کسی اور چیز کی پروا نہیں تھی، سوائے اپنی منزل تک پہنچنے کے۔ اندھیرے میں چھپے خطرات جیسے اس کے ارادے کو چیلنج دے رہے تھے، لیکن اس کی آنکھوں میں عجیب سی روشنی تھی، گویا وہ کائنات کی ہر رکاوٹ کو شکست دینے کی ٹھان چکا ہو۔ سرد ہوا اور پراسرار رات کے سائے اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے، مگر وہ پر عزم تھا اپنی منزل کے لیے پر عزم۔

موبائل کو گرفت میں لیتے ہوئے اس نے ایک نمبر ڈائل کیا، لیکن سگنل نہ ہونے کی وجہ سے کال پہلی بیپ پر ہی دم توڑ گئی۔ وہ خاموش رہا، لیکن اس کی آنکھوں میں ایک طوفان چھپا ہوا تھا ایک ایسا طوفان جو ہر رکاوٹ کو اپنی راہ سے ہٹانے کی طاقت رکھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے سیٹ سے ٹیک لگائی۔ اس کے چہرے پر سکون کی ایک عجیب لہر چھا گئی، مگر وہ سکون صرف آنے والے طوفان کی خاموشی تھی۔ "چال خوب چلی گئی ہے، اس نے ہونٹوں کو گول کر کے داد دی۔ پھر اس نے اپنی کلائی سے گھڑی اتاری، جیسے وقت کو روکنے کا اعلان کر رہا ہو۔ سفید شرٹ کی آستینوں کو بے فکری سے اوپر کیا، اور پہلے سے کھلے دو بٹنوں میں ایک اور کا اضافہ کر دیا، کالر کو جھاڑا اور بالوں میں ایک سرسری سا ہاتھ پھیرا۔ وہ تیار تھا، ہر چال کے لیے۔

"یعنی پہلا وار بھی مجھے ہی کرنا پڑے گا؟"

وہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ ٹیکسڈ تو اس نے اس لیے نہیں پہنا تھا، لیکن جب کھیل طے ہو چکا تھا، تو وہ بھی تیار تھا۔

اندھیرا اچھایا ہوا تھا، اور دور دور تک چند کمزور لائٹس ہی نظر آرہی تھیں۔ اس نے گاڑی کی ہیڈ لائٹس آن کیں اور روشنی کی ایک لکیر سڑک پر پھیل گئی۔ وہ بھاری قدم لیتا آگے بڑھا، اور گاڑی کے سامنے آ کر رک گیا، جہاں کھیتوں کا سناٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اس نے ایک پاؤں پے وزن ڈالا اور بونٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں سڑک کے آخر تک جا رہی تھیں، جہاں روشنی کی کرن ختم ہو رہی تھی۔ اسی دوران، کچھ مدھم سرگوشیاں کانوں میں آئیں، جیسے کسی نے خفیہ انداز میں کچھ کہا ہو۔

اس نے ارد گرد دیکھنے کی زحمت نہیں کی، پھر سرد آواز میں بولا، "میں جانتا ہوں تم کہاں ہو، نکل آؤ۔"

"اب اتنا کچھ کر لیا ہے، تو یار، وار کا آغاز بھی کر ہی دو! کیونکہ جہاں مجھے پہنچنا ہے، اگر تم لوگوں کی وجہ سے ذرا بھی تاخیر ہوئی، تو تم لوگ مجھے بخوبی جانتے ہو گے، نہ؟"

وہ یہ الفاظ دھیرے دھیرے ادا کر رہا تھا، دائیں بائیں دیکھتے ہوئے، جیسے ہر زاویے سے حالات پر قابو پا چکا ہو۔ پھر اچانک، ایک طرف سے کسی نے اس پر وار کر دیا۔ حملہ آور نے اپنی کارروائی مکمل کر دی، مگر جس پر وار ہونا تھا، وہ ابھی تک بونٹ پر خاموشی سے بیٹھا تھا، اور وار کرنے والا زمین پر کراہتے ہوئے لیٹا تھا۔

"یہ تھا تمہارا وار؟"

Posted On Kitab Nagri

اس کا لہجہ گہرا اور پر اسرار تھا، جیسے وہ وقت کے ساتھ اپنا کھیل کھیل رہا ہو۔ چہرے پر ایک سرد مسکراہٹ کے ساتھ، کھیل اب اسکی انگلیوں پے رقص کر رہا تھا۔

"اوہ گاڈ، تم لوگ نہاتے نہیں ہو؟ سارا ڈریس خراب کر دیا ہے!"

وہ یہ کہتے ہوئے نہ نظر آنے والی گرد کو جھاڑ رہا تھا اور سامنے لیٹے ہوئے انسان کو عجیب سی شکل بنا کر دیکھ رہا تھا۔

"باقیوں کو بھی بلاؤ جلدی، ورنہ..."

الفاظ ابھی منہ میں تھے کہ اچانک دائیں طرف سے کسی نے چاقو پکڑے وار کیا۔ وہ فوراً ایک طرف جھک کر بونٹ سے نیچے اترا، اور اس کی نظر نے فوری طور پر ارد گرد کا جائزہ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

چھ سے سات لوگ اس کے ارد گرد اکٹھے ہو چکے تھے، اور ان سب کے ہاتھوں میں مختلف قسم کے اوزار تھے، وہ کسی پلان کے تحت اس کا سامنا کرنے آئے تھے اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، جیسے وہ اس چیلنج کو بہت آرام سے ہینڈل کرنے کے لیے تیار ہو۔

"اب مجھے یہ بتاؤ، سب ایک ساتھ وار کرو گے؟ یار، اگر کرنا بھی ہے نہ، تو پلیز، میرے کپڑوں کو بچا کر کرنا! کیونکہ ایک داغ بھی تم لوگوں کی زندگی پہ داغ چھوڑ سکتا ہے!"

آستین جو پہلے ہی اوپر کر چڑھا رکھی تھیں، انہیں اور اوپر کر لیا۔ اس کا چہرہ ایک مکمل سکون میں تھا، اور وہ اتنی بے پرواہی سے کھڑا تھا کہ جیسے وہ اس ماحول کا حصہ ہی نہ ہو۔ غنڈے اسے زہر اگلتی نظروں سے دیکھ رہے تھے، ان کی آنکھوں میں غصہ تھا، لیکن وہ اس کی بے خوفی کو ہضم نہیں کر پا رہے تھے۔



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

اسی لمحے، دور سے ایک آواز سنائی دی، لیکن یہ آواز ان کے کھیل کا حصہ نہیں تھی۔ سب نے اسے نظر انداز کر دیا، جیسے کچھ نہیں ہوا۔ پھر اچانک، سب ایک ساتھ اس پر جھپٹ پڑے، جیسے وہ کسی لمحے میں اسے قابو کر لیں گے، لیکن اس کے رد عمل میں وقت رک گیا تھا۔ وہ لمحہ ایک گھنٹہ میں بدل گیا۔

اور پھر، یہ کیا؟ وہ شخص دوبارہ بونٹ پر بیٹھا تھا، وہ ان کے وار سے غیر متاثر ہو کر پھر سے اپنے کھیل کی پوزیشن میں واپس آچکا تھا۔ باقی سب کراہتے ہوئے اس کے قدموں میں جا کر گرے۔ اس کے سوٹ پر ایک بھی شکن نہیں آئی تھی، جیسے وہ کسی اور سطح پر کھیل رہا ہو، جہاں ان کی جتنی بھی طاقت تھی، وہ بے معنی تھی۔ اس کا سکون، اس کا اعتماد، اور اس کی بے خوفی سب کچھ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ ان سب کے لیے ایک ناقابل شکست حریف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آواز اب مزید قریب آئی، پھر اتنی تیز ہوئی کہ سب نے درد کی شدت کو بھلا کر آسمان کی طرف دیکھا۔ ہوا کی رفتار بھی تیز ہوئی اور ان سب کو اچانک ٹھٹھرنے پر مجبور کر دیا۔

ایک چا پر ان کے اوپر سے گزرتا ہوا، جیسے دھاڑتا ہوا، کچھ فاصلے پر ایک خالی جگہ پر اُترا۔ اس کی آواز پورے علاقے میں گونج رہی تھی۔

جو شخص بونٹ پر بیٹھا تھا، وہ ہوا کی شدت سے بکھرے اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے جھٹک کر پیچھے کرتا بونٹ سے اُترا۔ گاڑی سے موبائل اور والٹ اٹھا کر، وہ اسے بند کیا، پھر گاڑی لاک کر کے زخمیوں کو بے پرواہ چھوڑتے ہوئے چا پر کی طرف قدم بڑھا۔ لیکن اس کا انداز اتنا آرام دہ تھا، جیسے وہ ان سب کو معمولی کھیل سمجھتا ہو۔ پھر وہ پلٹ کر ان سب کے پاس آیا، جیسے وہ ان سب کو اپنی آخری بات سنا کر ہی جائے گا۔

"یار، اندھو، اتنی بڑی بتیاں میں نے جلائیں اور تم لوگ چور پولیس کا کھیل کھیل رہے تھے؟ ٹریننگ کسی اچھے بندے سے لو، ہاں، ویسے اگر تم میں سے کوئی چاہے تو میرے پاس بھی آسکتے ہو، مجھے کوئی

Posted On Kitab Nagri

پر اہل علم نہیں، سچ میں!" اس نے کندھے اچکائے، اور آگے بڑھا، پھر پلٹ کر دوبارہ ان سب پے ایک نظر ڈالی، جیسے اس کی بات ابھی ختم نہ ہوئی ہو، اور کوئی بڑی بات ابھی باقی ہو۔

سبھی آدمیوں نے اسے پلٹتے ہوئے دیکھا، جیسے ایک ہی سوال ان کے دماغ میں تھا، "اب کیا کرے گا؟"

"اپنے مالک کو کہنا،
اگر پھر کبھی اس نے میرے راستے میں آکر مجھے روکا، تو اس کا کیا، اس کی نسلوں کا بھی ایسا حال کروں
گا کہ دنیا میں کسی بھی انسان کے لیے اس کی پہچان مشکل ہو جائے۔"
اور یاد رکھو، جب میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں، تو اس کے بعد صرف تباہی ہوتی ہے، اور کچھ نہیں۔"
اس نے یہ الفاظ اتنے بھاری، اتنے پختہ انداز میں ادا کیے کہ جیسے وہ کوئی وعدہ نہ کرتا ہو، بلکہ ایک
فیصلہ سناتا ہو جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔

"اسیر پاشا" کو ایسے لوگ پسند نہیں جو اس کا راستہ روکیں، اور تم سب جانتے ہو اسیر کی نفرت کا انجام
کیا ہوتا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ پوچھ رہا تھا، اور اس کی آواز میں اتنی گہرائی اور سرد مہری تھی کہ جیسے کوئی اس کا حکم نہ مانے، تو وہ صرف تباہی کی طرف لے جائے گا۔

ایک خوف تھا جو سارے ماحول میں پھیل چکا تھا، مگر یہ خوف اندھیرے کا نہیں تھا، یہ خوف تھا اسیر پاشا کا، اس کی آواز کا، اس کی نیلی آنکھوں کا جو نہ تو اندھیرے کی محتاج تھیں اور نہ ہی روشنی کی۔ ان آنکھوں میں ایک ایسی گہرائی تھی، جو ہر کسی کے دل میں ایک سرد لہر پیدا کر دیتی تھی، جیسے وہ کسی کو بھی اپنی گرفت میں لے سکتی ہوں۔

وہ یہ کہہ کر نہیں رکا، اس کا رخ پھر سے چا پر کی طرف تھا، جہاں کوئی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے پیچھے، وہ سب اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے، جیسے ان کی نظریں اس کی ہر حرکت پر مرکوز ہوں، اور وہ بس انتظار کر رہے ہوں کہ کب وہ کمزوری دکھائے تاکہ وہ اسے نیچے گرا سکیں۔ لیکن اسیر پاشا کی پر اعتماد اور بے خوف موجودگی نے انہیں جکڑ رکھا تھا، اور وہ جانتے تھے کہ وہ غلطی نہیں کر سکتے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جب چاپر کے قریب پہنچا، تو سامنے کھڑا شخص اسے دیکھ کر تلخی سے مسکرایا،

"چلیں، اب؟"

اس نے سامنے کھڑے انسان کی تلخی کو نظر انداز کرتے ہوئے، بے پرواہی سے چاپر کی طرف اشارہ کیا۔ اس کی آواز میں ایک عجیب سا اعتماد تھا، جو سامنے والے کو مزید غصے میں لانے کے لیے کافی تھا۔

"زویان، چلو بھی!"

اس نے پھر سے کہا، مگر جب اس کی جانب سے کوئی حرکت نہ ہوئی، تو اسیر پاشا نے خود قدم بڑھایا، اور اس کے بازو سے پکڑ کر کہا، "چلو، بیٹھو، چاپر میں، ہم وقت ضائع نہیں کرتے۔"

وہ جو کچھ سنانے کے موڈ میں تھا، پیچھے گرے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر اپنی مسکراہٹ چھپائے، خاموشی سے اس کے ساتھ ہو لیا۔ وہ آنے سے پہلے اسیر کے لیے پریشان نہیں تھا، بلکہ ان لوگوں کے لیے

Posted On Kitab Nagri

پریشان تھا جو اس کا راستہ روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ خیر، اس نے آنے میں تاخیر کر دی، ورنہ وہ ایک آدھے کوپٹے سے بچا ہی لیتا۔

اسے اسیر سے کچھ گھنٹے پہلے کی ملاقات یاد آئی، جب اسیر نے اسے لوکیشن سمجھا دی تھی اور وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ کچھ سازش ہو رہی ہے۔ اسیر پاشا کی معلومات کا دائرہ اتنا وسیع تھا کہ وہ ہمیشہ اپنے قدم آگے کی جانب بڑھاتے ہوئے، کسی نہ کسی طرح پہلے سے واقف ہو جاتا تھا۔ اور اس کی یہ خاصیت اسے عام انسانوں سے بالکل مختلف بناتی تھی۔

"اب وہ دونوں اسیر کی منزل کی طرف روانہ تھے" چاپر کی آواز دور تک کراہتے آدمیوں کو سنائی دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گھر کو جن قہقہوں سے سجایا گیا تھا، وہ رات کے سائے میں چمک اُٹھے تھے پورا گھر روشنیوں میں نہا گیا تھا۔ زوحان اشہر کی واپسی نے جیسے گھر کے ماحول کو ایک نئی زندگی دے دی ہو۔ اس کی واپسی کو ابھی

Posted On Kitab Nagri

تیس منٹ ہی ہوئے تھے جب تائی نرمین نے بڑے دھڑلے سے اعلان کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کا رشتہ اپنی بھانجی سے طے کر دیا ہے۔

پہلے تو سب کچھ چند لمحوں کے لیے ساکت ہو گیا، سب نے تائی نرمین کو حیرت سے دیکھا، خود اشہر صاحب نے بھی، جن سے اس طرح کا کوئی بھی معاملہ ڈسکس نہیں کیا گیا تھا، لیکن اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا، زاویان نے خود کو کسی بھی بحث سے بچاتے ہوئے، یکدم اس رشتہ سے انکار کر دیا۔ "میں ابھی شادی یا کسی بھی رشتہ کے لیے تیار نہیں ہوں،" اس نے اپنی بات اتنی واضح اور پُر عزم انداز میں کہا، سبھی نے اسکی بات پے اکتفا کیا،

کیوں کہ وہ سب عریسہ نامی چڑیل سے بخوبی واقف تھے، جو ان کے خیال میں ایک بدروح سے کم نہیں تھی۔ نرمین تائی، جو ہمیشہ اپنی مرضی چلانے کی کوشش کرتی تھی، اس نے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے منانے کی کوشش کی، مگر وہ کسی صورت نہیں راضی ہوا۔ نرمین تائی نے غصے سے پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی ہر قدم ان کی شکست کی گواہی دے رہا تھا،

اب زوحان اپنی ماں کو تب سے منا رہا تھا، مگر وہ ماننے کے بجائے اس کی بات سننے کو بھی تیار نہیں تھیں۔ وہ اپنی ماں کا لاڈلا ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نہایت ذہین انسان تھا، جو ہر مسئلے کا حل جانتا تھا،

Posted On Kitab Nagri

نگرماں کے سامنے وہ ہمیشہ ہار جاتا تھا، جیسے ماں کی محبت اور خواہشات کا احترام اس پے فرض کر دیا گیا تھا،

اس کا براؤن کھلا سویٹر، سیاہ جینز، اور عریب کے مقابلے میں کچھ زیادہ بڑھے ہوئے بال، اس کی خوبصورتی کو اور نکھار رہے تھے۔ وہ سفید رنگت، تراشیدہ نین نقش، اور پُرکشش چہرہ کسی کہانی کے شہزادے کی مانند تھا، اور یہ خوبصورتی جیسے اس خاندان میں نسلوں تک منتقل ہوئی ہو۔ اس کی اور عریب کی آنکھوں کا رنگ بھی ایک جیسا تھا، دونوں کے درمیان ایک خاص تعلق تھا، جیسے دونوں بھائی ایک ہی روح کے دو حصے ہوں۔

اس وقت وہ اپنی ماں کے ہاتھوں کو دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھا، "ماں، میں ابھی تو آیا ہوں، تھوڑا وقت گزرنے دیں، پھر آپ جہاں کہیں گی، وہاں شادی کروں گا،" وہ بلاآخر ہار مان چکا تھا۔ اس نے اپنے ہتھیار ڈالے اور ایک گہری سانس خارج کی، زمین تائی کی آنکھوں میں ایک نرم مسکراہٹ آگئی تھی، کیونکہ وہ چاہتی تھیں کہ ان کے شوہر، ابرش یا مہرماہ انتخاب نہیں کرے، وہ خوش تھیں ایک جیت کی لہر ان کے دل میں سرایت کر گئی ان کا بیٹا ان کا فخر تھا، وہ کبھی ان کا سر جھکنے نہیں دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں ماں بیٹا مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے،

آسمان اور سیاہی کا رشتہ جیسے ازل سے طے شدہ تھا۔ بادل آتے، تو سیاہی آسمان پر چھا جاتی۔ دھند کا دامن پھیلتا تو یہ سیاہی گرد و نواح کو اپنے اندر سمو لیتی۔ آندھی اٹھتی تو آسمان کے وجود کو گویا پردہ کر دیتی۔ آسمان کا سیاہی میں لپٹ جانا جیسے ایک مقدر ہو۔ آج بھی کچھ ایسا ہی منظر تھا، جب بادلوں نے اپنی سلطنت پورے آسمان پر قائم کر رکھی تھی، یہاں سے وہاں تک ہر سمت بادل ہی بادل تھے۔

ان دنوں مطلع کا صاف ہونا گویا کسی نعمت سے کم نہ تھا۔ کبھی چند بوندیں گرتیں، اور پھر بادلوں اور سورج کی کرنوں کے درمیان آنکھ مچولی شروع ہو جاتی۔ ایسا لگتا جیسے قدرت اپنے تخلیقی کھیل میں مصروف ہو، اور انسان بس خاموش تماشا شائی۔

ایسے ہی موسم میں، وہ ایک کینے میں اپنی نشست پر براجمان تھا۔ ارد گرد کی دنیا جیسے اس کے لیے بے معنی تھی، اس کی نظریں موبائل کی اسکرین پر جمی تھیں، انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں، گویا کچھ

Posted On Kitab Nagri

بہت اہم ٹائپ کر رہا ہو۔ لیکن اس کے چہرے کے آثار، ایک کہانی سنار ہے تھے۔ یا شاید یہ چہرہ ایسے آثار کا عادی ہو چکا تھا، جیسے یہ حالت ہی اس کی پہچان ہو۔

ڈھیلا ڈھالا سبز اون کا سویٹر، سیاہ ٹراؤزر، اور وہ بکھرے ہوئے بال جو معمول سے ہٹ کر پیشانی پر بے ترتیب گرے ہوئے تھے۔ وہ ایک عجیب سے طلسم میں لپٹا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ اس کی پلکیں، جو شاید کسی گہری سوچ کے بوجھ تلے دب چکی تھیں، بمشکل ہی اٹھتیں۔ مگر جب اٹھتیں، تو ایسا لگتا کہ دلوں کی دھڑکن بے اختیار تیز ہو جاتی، جیسے وہ نگاہیں کوئی ان دیکھی جادوئی دنیا کی کھڑکیاں ہوں۔

ویٹر نے اس کے سامنے بلیک کافی رکھی۔ اس نے شکریہ میں صرف ہلکے سے سر کو خم دیا، جیسے الفاظ کے استعمال کا وقت ضائع کرنا اسے گوارا نہ ہو۔ اس کی سفید رنگت پر وہ سبز سویٹر کسی تصویر کا حصہ لگتا تھا، اور اس سویٹر کا عکس جب اس کی گہری آنکھوں میں پڑھتا، تو وہاں ایک انوکھا، ناقابل بیان رنگ جھلکتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جادو گر تھا، مگر وہ جادو الفاظ کا نہیں، خاموشی کا تھا۔ اس کی مخروئی انگلیاں، اب ٹائپنگ سے تھک چکی تھیں، جیسے وہ خود بھی کسی انجانے سکوت کا شکار ہو چکی ہوں۔ وہ وجود اپنی دنیا میں کھویا ہوا تھا، اور اس کی دنیا، ارد گرد کے لیے ایک پراسرار کہانی۔

زاویان حیدر نے موبائل ایک طرف رکھا اور کافی کاگ تھامے گلاس وال کے پار دیکھنے لگا۔ باہر شاہراہ ان پاشا آتا دکھائی دیا۔ اس کے چہرے کے کچھ دیر پہلے والے آثار، جو کسی اندرونی جنگ کی کہانی سنارہے تھے، اب نرمی اور اپنائیت میں بدل چکے تھے۔ وہ نرمی، جو اس دوست کے لیے مخصوص تھی جس کی خاطر زاویان حیدر دنیا کی کسی بھی طاقت سے ٹکرا سکتا تھا۔

زاویان حیدر کے لیے شاہراہ ان پاشا محض ایک دوست نہیں بلکہ اس کا ایسا ساتھی تھا، جس کے لیے وہ دنیا سے منہ موڑنے میں بھی ہچکچاہٹ نہ کرتا۔ اگر کوئی پوری دنیا چھوڑنے کا کہتا، تو زاویان بلا تامل دنیا کو شاہراہ ان پر قربان کر دیتا۔

اس پل، جب زاویان کی نظروں نے شاہراہ ان کو پہچانا، تو اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی، اور اس کے گال پر وہ گہرا ڈمپل نمایاں ہو گیا۔ وہ ڈمپل، جو کسی کے لیے مسکراہٹ کا راز

Posted On Kitab Nagri

اور کسی کے لیے دل کی دھڑکن روک دینے کی وجہ بن سکتا تھا۔ کیفے میں موجود چند لڑکیاں بے اختیار اس منظر میں کھو گئیں، جیسے وہ ڈمپل ان کی سانسوں کو روک کر وقت کو تھما دے۔ زاویان کے وجود میں ایسی کشش تھی جو خاموشی سے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی تھی، اور شاید یہی اس کا سب سے بڑا جادو تھا۔

شاہراں دروازے سے اندر داخل ہوا، اس کی عنبری آنکھوں نے فوراً زاویان حیدر کو تلاش کر لیا۔ ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی، جیسے زاویان کی موجودگی کسی انجانے سکون کا باعث ہو۔ منیجر کے سلام کا جواب دیتے ہوئے، وہ اپنی مخصوص ٹھہری ہوئی چال سے مطلوبہ سیٹ کی طرف بڑھا۔

جناب نوازش مجھ جیسے غریب کے کہنے پے زاویان حیدر نے وقت نکالا

شاہراں نے دل کی سطح پر ہاتھ رکھ کر مزاحیہ انداز میں جھک کر کہا اور زاویان کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے لہجے میں تشکر تھا، مگر وہ تشکر بھی شرارت سے لبریز تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زاویان نے کافی کاگ میز پر رکھا اور ایک گہری نظر سے شاہراں کو دیکھا، جیسے کہہ رہا ہو،

"تمہارا یہ بات فضول ہے"

گرے لانگ کوٹ اتارتے ہی اس نے آرام دہ انداز میں خود بھی نشست سنبھالی۔ اس کی آمد کے ساتھ ہی نگاہیں اٹھیں اور سرگوشیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی موجودگی ایک منظر تخلیق کر دیتی ہے، اور یہ منظر اس کے لیے نیا نہیں تھا۔

اس نے فرصت سے اپنی سفید ہائی نیک کی آستین چڑھائیں، ایک نگاہ سامنے بیٹھے زاویان پر ڈالی، جو ہمیشہ کی طرح اپنے تاثرات کو بے نیازی کی نقاب میں چھپائے بیٹھا تھا۔ شاہراں نے ارد گرد کا جائزہ لیا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ زاویان کی طرف جھکتے ہوئے کہا:

"بھلا ہو آپ کا، بلکہ آپ ہی کا۔ ماشاء اللہ، رونق لگی رہتی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

شاہر ان کے لہجے میں وہ مخصوص چمک تھی، جو اس کی بات کو بے وزن نہیں ہونے دیتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ارد گرد کی لڑکیاں بار بار آرڈر کر رہی ہیں، محض اس حسن کے مجسمے کو دیکھنے کے بہانے۔ مگر وہ یہ بھی خوب سمجھتا تھا کہ مسٹر مختصر، یعنی زاویان حیدر، ان سب حرکات سے مکمل باخبر تھا۔

زاویان نے بے نیازی سے اپنی کافی کی طرف دیکھا، جیسے ارد گرد کی یہ ساری ہلچل اس کے لیے غیر متعلق ہو۔

زاویان نے شاہر ان کی بات سنی ان سنی کر دی۔ اپنی دونوں کہنیاں میز پر ٹکائے، وہ گہری نظروں سے شاہر ان کو دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاموش اشارہ تھا، جیسے کہہ رہا ہو،

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

" باز آ جاؤ، یہ ڈھٹائی یہاں نہیں چلے گی۔ "

زاویان کے لیے الفاظ کا استعمال ہمیشہ ہی غیر ضروری رہا تھا، اور آج بھی اس نے اپنی آنکھوں کو ہی بولنے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہران، جو زاویان کی آنکھوں کی زبان خوب سمجھتا تھا، مزید پیچھے ہو کر کرسی سے پشت لگالی۔ لیکن اس کی مخصوص شوخی کہاں رکنے والی تھی۔

"زاویان، میرا خیال ہے کہ مجھے بھی ایک آدھ کینے کھول لینا چاہیے۔ رونق کس کی آنکھوں کو نہیں بھاتی؟" اس کے لہجے میں وہی ڈھٹائی تھی، جو ہر حد کو پار کر کے بھی اپنی معصومیت کا لبادہ اوڑھے رہتی ہے۔

"تم نے مجھے انتظار انہی باتوں کے لیے کروایا ہے؟"



زاویان نے ایک گہری سانس لی، اور شاہران کو گھورتے ہوئے کہا،

www.kitabnagri.com

شاہران کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔ زاویان کی نظروں میں وہ تنبیہ اور سنجیدگی تھی جو کسی عام انسان کو خاموش کر سکتی تھی، مگر شاہران پاشا کی ڈکشنری میں "اثر" نامی لفظ کا وجود نہیں تھا۔ وہ اپنی ڈھٹائی میں سرشار، زاویان کی بے بسی کا مزہ لے رہا تھا۔ زاویان کی بے زاری اور شاہران کی شوخی،

Posted On Kitab Nagri

دونوں کا یہ امتزاج ایک ایسا منظر تخلیق کر رہا تھا، جو شاید دنیا میں صرف ان دو کے درمیان ہی ممکن تھا۔

"نہیں یار، بات کرنی تھی۔ سنا ہے کل اسیر پر حملہ ہوا؟"

اس بار شاہراں بھی زاویان کی طرح سیدھا ہو کر بیٹھا۔ اس کے لہجے کی شوخی غائب تھی، اور سنجیدگی نے اس کی جگہ لے لی۔

"اسیر پر؟"

زاویان نے الفاظ کو توڑتے ہوئے دہرایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حملہ اسیر پر نہیں، ان مظلوموں پر ہوا جنہوں نے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔

اس کے انداز میں ایک عجیب سی مصنوعی ہمدردی تھی، جس نے شاہراں کو مزید تجسس میں ڈال دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا کبھی تم بات کو گھمائے بغیر سیدھا سچ بولنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ ہو کیا تھا؟ اور مسٹر زاویان حیدر کو اچانک چاپر کی ضرورت کیوں پیش آئی؟"

شاہر ان نے اس کی طرف جھک کر سوال کیا، اس بار لہجے میں صاف چیلنج تھا۔ اب کی بار زاویان کے چہرے پر ڈھٹائی کے رنگ جھلکنے لگے۔

"جس سے تم نے حملے کی خبر سنی، اس نے تمہیں باقی تفصیلات نہیں بتائیں؟"

زاویان نے ایک ابرو اٹھا کر سوال کیا۔ یہ سوال کم اور طنز زیادہ تھا، جیسے وہ شاہر ان کو یہ جتلا رہا ہو کہ اسے معلوم ہے یہ ساری خبریں کہاں سے آرہی ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہر ان نے ایک گہری سانس لی، لیکن زاویان کی آنکھوں کی چمک اور چہرے کی خاموش مسکراہٹ نے اس کا ضبط آزمادیا۔

"زاویان"

Posted On Kitab Nagri

تمہاری یہ گیمز کب ختم ہوں گی؟"

اس نے خفگی سے پوچھا، مگر زاویان نے جواب دینے کے بجائے اپنی کافی کی طرف دیکھا، جیسے وہ یہ ظاہر کر رہا ہو کہ اسے کسی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں۔

"میں نے کسی سے نہیں سنا، اسیر نے خود بتایا۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

شاہراں نے یہ بات پورے یقین سے کہی، لیکن وہ دونوں بخوبی جانتے تھے کہ اسیر پاشا مرنے کے بعد بھی کسی کو کسی بات سے آگاہ نہیں کرے گا۔ یہ ایک کمزور دلیل تھی، اور شاہراں بھی اس بات سے واقف تھا،

شاہراں کی اس بے بنیاد وضاحت پر زاویان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔ وہ مسکراہٹ جو الفاظ کے بغیر کہہ رہی تھی،

"تم واقعی زاویان حیدر کے سامنے اتنی بے شرمی سے جھوٹ بول رہے ہو، اور اوپر سے یہ امید بھی رکھتے ہو کہ میں تمہاری بات پر یقین کر لوں؟"

زاویان کی مسکراہٹ نے شاہراں کو کچھ پل کے لیے بے چین کر دیا، اور اس نے پہلو بدلا،

Posted On Kitab Nagri

زاویان کی جانب سے گویا یہ ہو کہ اب وقت ہے کہ سچائی سامنے لائی جائے۔ شاہراں کو اندازہ ہو چکا تھا کہ اب کوئی بہانہ کارگر نہیں ہو گا۔ زاویان کی خاموشی کی طاقت وہ جانتا تھا، اور اس کے آگے جھوٹ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا۔

"دائم بتا رہا تھا..."

شاہراں نے ہچکچاتے ہوئے اعتراف کیا، لیکن اس کے الفاظ مکمل ہونے سے پہلے ہی زاویان نے ہاتھ کے ایک اشارے سے اسے خاموش کروا دیا۔ زاویان کی نظروں میں وہی پرانی گہری چمک تھی، جو کہتی تھی،

"بس، اب کافی ہوا۔ مزید کچھ مت کہو، کیونکہ باقی میں پہلے ہی جانتا ہوں۔"

شاہراں نے زاویان کی آنکھوں کی زبان کو پڑھ لیا اور باقی الفاظ لبوں پر ہی روک لیے۔ اس نے ویٹر کو ہاتھ کے اشارے سے کیا اور اسے پیپر پن لانے کا کہا، پھر زاویان نے ٹیک لگاتے ہوئے سامنے بیٹھے شخص کو آنکھوں ہی آنکھوں میں چیلنج کیا،

Posted On Kitab Nagri

ویٹر نے پیپر پن دیا، اور اس نے اسے آرام سے اس کی طرف بڑھا دیا، سامنے والا شخص الجھن میں مبتلا ہو کر اس پیپر کی طرف دیکھنے لگا، دانتوں تلے زبان دبائے وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا، مگر الفاظ لبوں پر نہ آ سکے۔

"کیا؟؟؟"

اس کی سوالیہ نگاہوں نے ٹیبل پر پڑے کاغذ کو دیکھا،
"استغفی لکھو۔"
پھر سے حکم۔

"اور کون سا استغفی؟"

آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے زاویان کو حیرت اور غصے کے ملاجلے تاثرات کے ساتھ دیکھا، جو تب تک اپنی کافی کے گھونٹ لے رہا تھا، اس کی دلی سکونت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔

زاویان کی آنکھوں میں چمک تھی، اور اس کا جواب تھا،
"وہ جو تمہیں میرے سامنے لکھنا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"دائم کا، اس کی طرف سے لکھو اور یہ لکھو کہ میں 'شاہراں سر کی کمپنی کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہوں'۔"

لہجہ اتنا پختہ اور اٹل تھا کہ شاہراں کو ماتھا پیٹنے پر مجبور کر دیا۔

"لیکن میں کیوں لکھوں؟ اور میں اسے اپنی کمپنی میں کیوں جگہ دوں؟"

شاہراں خود کو بے وقوف محسوس کرنے لگا، پھر بھی سوال کیے بغیر نہیں رہ سکا۔

"جو شخص بنا آپ کے پاس کام کیے، آپ کا اتنا وفادار ہو سکتا ہے، اس سے کیا بعید کہ وہ آپ کی کمپنی

میں آنے کے بعد چار چاند ہی نہ لگا دے۔" خالی مگ میز پر رکھا اور سر گوشیانہ کہا۔

"زاویان پاگل تو نہیں ہو گئے؟"

وہ سوال اس کے ذہن میں تھا، لیکن اس کا جواب بھی اس کے ذہن میں آچکا تھا۔ ابھی تک وہ حالات

کی سنگینی کو سمجھ رہا تھا کہ سامنے بیٹھے شخص نے موبائل اٹھا کر کال ملائی۔

www.kitabnagri.com

ہیلو، لہجہ پر سکون تھا۔

دوسری جانب کسی کے سر پہ خطرے کی گھنٹیاں بجی۔

دائم 'شاہراں تمہاری جانب استعفیٰ لکھ رہا ہے، کل سے تم انھی کا آفس جوائن کر رہے ہو' "مبارک ہو"

اور ہاں وہ آفس کی گاڑی مایا کے حوالے کر دینا، کال کٹ گئی

Posted On Kitab Nagri

اور وہ صدمے میں کھڑا اپنی بہن کو رخصت ہوتے دیکھ رہا تھا، اسکی بہن کی رخصتی کا ٹائم تھا جب اسے زاویان کی جانب سے کال موصول ہوئی اور وہ اتنا مصروف ہونے کے باوجود بھی اس ریڈالرٹ کی کال کو انور نہیں کر سکتا تھا اور جو پھر اس نے کال پے سنا وہ اسکے ہوش خطا کرنے کے لیے کافی تھا یعنی شاہر ان سرنے اسے پھر سے مسئلے میں ڈال دیا تھا اور اب وہ اپنی بہن کے گلے لگ کر ایسے رو رہا تھا، ان دونوں بہن بھائیوں کا پیار دیکھ کر سب کی آنکھیں نم ہو گئی، بہن رخصت ہو کر جا چکی تھی مگر دائم شاہ کا زار و قطار رو رہے تھے، ایک کال نے اس کی خوشی کو غم میں بدلا تھا وہ تو خوش تھا کہ شکر جو اسکی جان چھوٹی اس ڈائن بہن سے مگر یہ کیا ہوا تھا اب اسکا فیصلہ تو کل ہی ہونا تھا۔

دوسری جانب اب شاہر ان لکھ رہا تھا کیوں رات کے دس بج چکے تھے، اور جب تک وہ نہ لکھتا وہ یہاں سے کہیں نہیں جانے والا تھا۔ زاویان حیدر کے چند الفاظ حرف آخر تھے، یعنی اب وہ دونوں ایک جسے استعفیٰ لکھنا تھا اور دوسرا جس نے استعفیٰ کا حکم صادر کیا تھا وہ یہیں رہتے جب تک یہ کام کو پایا تکمیل تک نہ پہنچایا جاتا۔ وہ اپنے دے دے غصے کو اور دبائے کی کوشش کرتا اور پھر سے سامنے رکھے اس پیپر پے سیاہی چھوڑتا، "کونسی منحوس گھڑی تھی جب اس نے زاویان حیدر سے ملاقات کا کہا اچھا ہوتا وہ اپنی ماں کے ساتھ شاپنگ پے نکل جاتا۔ اس سارے میں ایک زاویان ہی تھا جو پر سکون ٹانگ پے ٹانگ رکھے اپنا تیسرا کافی کاگ سنبھالے اسے جتنی نظروں سے دیکھ رہا تھے، ڈھلتی رات نے ان دونوں دوستوں کی سوبلائیں لیں۔ کیفے کی مدہم جلتی بتیوں کو بھی اس پل شاہر ان پاشا پے رحم آیا مگر

Posted On Kitab Nagri

وہ کرتی بھی تو کیا بس ان دونوں کے چہروں کو منور کیے وہ جلتی رہیں۔ دوستی کا یہ فریم مکمل تھا بالکل مکمل۔

وقت،

وہ جو مرہم بھی ہے مجرم بھی۔

جو کبھی صحرا کی پیاس میں جلتی روح کو ساحل کی ٹھنڈک دیتا ہے اور کبھی کنکروں بھرے راستے پر قدموں کے زخموں کو مزید گہرا کر دیتا ہے۔ وقت، جو راہ بھی دکھاتا ہے اور سفر کو مشکل بھی بناتا ہے۔

وہ گنگنا رہی تھی، اس کی آواز میں ایسی شیرینی تھی جو دل کو چھولے۔ اس کے الفاظ جیسے کسی ماہر کارِ یگر کے تانے بانے، جن سے لفظوں کے نگینے تراشے جا رہے ہوں۔ وہ آواز صحرا کی خاموشیوں میں بہتے دریا کی طرح تھی، جو دل کی وحشت کو سکون بخشتا ہے۔ وہ مرہم تھی، صدیوں پرانے زخموں کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ کون تھی؟ کہاں سے آئی تھی؟ کیا نام تھا اس کا؟ وہ بے نام تھی، یا شاید نام سے ماورا۔ وہ صرف ایک داستان تھی۔ ایک ایسی داستان، جس کا مقصد "کن" کے منتظر کو راستہ دکھانا تھا۔ وہ راستہ، جو کنکروں سے پاک، منزل تک پہنچنے والا، اور ایک نئی داستان لکھنے والا ہو۔ ایسی داستان جو نہ صرف پڑھی جائے بلکہ دلوں پر نقش ہو جائے۔ اور جب یہ داستان ختم ہو، تو پڑھنے والا صرف ایک لفظ کہے: "فیکون"۔

جاری ہے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

